

2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

اجناس کے پیداواری شعبوں کی ابتدائی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ معاشی نمو میں معتدل اضافہ ہو رہا ہے۔ گندم کی متوقع اچھی فصل سے خریف کی فصلوں (خصوصاً کپاس اور چاول) کے مضر اثرات کی جزوی تلافی ہو جائے گی لیکن زرعی شعبے کی نمو کا تعین کرنے میں گلہ بانی اور چھوٹی فصلوں کی کارکردگی کلیدی اہمیت کی حامل ہوگی۔ اسی طرح پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے شعبے میں، خصوصاً ٹرانسپورٹ اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں سے متعلق اظہار یوں میں خاصی بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ تاہم، تھوک و خوردہ تجارت کی کارکردگی کو خریف کی فصلوں کی کمزور پیداوار سے دھچکا لگ سکتا ہے۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی نے گزشتہ برس کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھائی ہے، جو حوصلہ افزا ہے اور اس کی وجوہات میں توانائی کی دستیابی میں بہتری، خام مال کی عالمی قیمتوں میں مسلسل کمی، تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی، سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) پر بلند اخراجات اور اپنا روزگار اسکیم متعارف کرانا شامل ہیں۔

2.2 زراعت

اگرچہ زرعی شعبے کی مجموعی کارکردگی کے تخمینے اس سال بعد میں قومی آمدنی کھاتوں کے اجرا کے ساتھ دستیاب ہوں گے تاہم فصل کے شعبے (جس کا زراعت میں حصہ 25.6 فیصد ہے) کی دستیاب معلومات سے کوئی بہت امید افزا تصویر ابھر کر سامنے نہیں آتی۔ ابتدائی تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ خریف کی تمام فصلیں اپنے اہداف حاصل نہیں کر سکی ہیں؛ جبکہ کپاس اور چاول کی پیداوار گزشتہ برس کی سطح سے بھی کم رہی۔¹ خصوصاً، کپاس پر کیڑوں کے شدید حملوں کی حالیہ اطلاعات کا یہ مطلب ہے کہ اس کی پیداوار 14 دسمبر 2015ء کو ہونے والے چوتھے اجلاس میں کاٹن کراپ اسیسمنٹ کمیٹی (سی ای سی) کی جانب سے جاری کردہ 10.9 ملین گانٹھوں کے تخمینے سے بھی کم ہوگی۔

مثبت امر یہ ہے کہ گندم کی بوائی کا زیر کاشت رقبہ نہ صرف ہدف سے تجاوز کر گیا بلکہ کاشت کے حالات بھی اب تک سازگار رہے ہیں (جیسے معاون موسم اور خام مال کی مناسب دستیابی)۔ اس طرح آگے چل کر کسی اتفاقی مضر دھچکے کے علاوہ امکان ہے کہ گندم کی فصل 26.0 ملین ٹن کا ہدف حاصل کر لے گی۔ اس کا مطلب ہے بہترین کارکردگی کے باوجود گندم کی فصل کپاس کے نقصانات کی مکمل تلافی نہیں کر سکے گی۔

¹ یہ تخمینے پاکستان کاٹن جہز انیسویں ایٹن، پاکستان کپاس مشاورتی کمیٹی، نیشنل فریڈلائزر ڈولپمنٹ سینٹر اور امریکہ کے محکمہ زراعت کو ظاہر کرتے ہیں۔

² ماخذ: کپاس جائزہ، جلد 48، نمبر 03، پاکستان سینٹرل کاٹن کمیٹی

³ اپریل تا ستمبر 2015ء کے دوران 1,661 ملی میٹر بارش ہوئی جو کپاس پیدا کرنے والے 12 اضلاع یا ان سے ملحقہ علاقوں میں گزشتہ برس ریکارڈ کی جانے والی اسی مدت کی بارش سے زیادہ ہے۔ ان اضلاع میں بہاولنگر، بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، فیصل آباد، جھنگ، ملتان، رحیم یار خان، ساہیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، شہید منظر آباد اور کھڑا شامل ہیں۔

جدول 2.1: کپاس کی فصل کے تخمینے ملین گانٹھیں					
مجموعی	بلوچستان	سندھ	پنجاب	تاریخ	
13.6	0.6	3.7	9.3	یکم ستمبر 15ء	پہلا تخمینہ
13.4	0.6	3.5	9.3	18 ستمبر 15ء	دوسرا تخمینہ
11.4	0.6	3.4	7.4	11 نومبر 15ء	تیسرا تخمینہ
10.9	0.1	3.4	7.4	14 دسمبر 15ء	چوتھا تخمینہ
ماخذ: کاٹن کراپ ایسیسمنٹ کمیٹی					

کپاس

کپاس کی فصل کو اس موسم میں کئی دھچکوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلے مالی سال 15ء کے دوران کچھ علاقوں میں گندم کی فصل کی تاخیر سے کٹائی کے باعث بوائی میں دیر ہو گئی تھی۔² بعد ازاں طویل اور بار بار ہونے والی بارش نے کپاس کی کھڑی فصل کو بری طرح متاثر کیا۔³ اس کی فصل کو گلابی

سند (pink bollworm) کے شدید حملے سے مزید نقصان پہنچا تھا۔ کپاس کی فصل عام طور پر بارشوں کے موسم میں کیڑوں کے حملوں سے زیادہ اثر قبول کرتی ہے لیکن رواں سال خطرات کی شدت بڑھ گئی تھی کیونکہ بوائی میں تاخیر کے سبب پودے ابھی افزائش کے ابتدائی مرحلے میں تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ کم قیمتوں نے کاشت کاروں کی حوصلہ شکنی کی کہ وہ کھاد اور کیڑے مار ادویات میں سرمایہ کاری کریں۔^{4,5} دراصل بعض واقعات میں بار بار کی بارش نے فصلوں پر چھڑکی گئی کیڑے مار دوائیں دھو ڈالیں۔⁶

فصل کو نقصانات کی اطلاعات سامنے آنے کے بعد سی سی اے سی نے بھی 14 دسمبر 2015ء کو جاری کردہ تازہ ترین پیش گوئیوں میں اپنے تخمینے کو کم کرتے ہوئے اسے 10.9 ملین گانٹھیں کر دیا تھا (جدول 2.1)۔ تب سے کیڑوں کے حملوں کے باعث مزید نقصانات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں، خصوصاً پنجاب میں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ امریکہ کے محکمہ زراعت نے اپنی 9 فروری 2016ء کو جاری کردہ رپورٹ میں پاکستان کے لیے کپاس کی فصل کا تخمینہ 9.2 ملین گانٹھیں لگا دیا ہے۔⁷

اس جائزے کو پاکستان کاٹن جنز ریسرچ ایسوسی ایشن (پی سی جی اے) کے کپاس پر جاری کردہ حالیہ اعداد و شمار سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ جدول 2.2 میں دکھایا گیا ہے، موسم کے اختتام تک کپاس کی متوقع آمد 170 کلوگرام کی تقریباً 9.6 ملین گانٹھوں تک رہے گی۔^{8,9}

4 زرعی پالیسی انسٹی ٹیوٹ کے مطابق حالیہ موسم کے دوران 40 کلوگرام پھٹی (پچ والی کپاس) کی اوسط پیداواری لاگت 2,511 روپے تھی۔ دوسری جانب بنوے کی قیمت کٹائی کے موسم کے ابتدائی حصے میں 1,800 روپے تا 2000 روپے کے درمیان تھی۔ جنوری 2016ء میں کپاس کی فصل کو نقصانات کی اطلاعات سامنے آنے کے بعد یہ قیمت جنوری 2016ء میں بحال ہو کر 2,800 تا 3000 روپے فی 40 کلوگرام تک پہنچ گئی۔

5 ملکی منڈی میں کپاس کی قیمتوں میں مالی رجحانات کے مطابق مندی رہی ہے۔ واضح رہے کہ کمزور طلب اور وافر ذخائر کی بدولت کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں کو کمی کا سامنا رہا ہے۔ انٹرنیشنل کاٹن ایڈوائزری کمیٹی کے مطابق کپاس کے لیے کمزور طلب کی وجوہات میں چین میں معاشی سست روی اور قبائلی پولی ایٹر فائبر کو ترجیح دینے کے رجحان میں اضافہ (کیونکہ خام تیل کی قیمت میں تیزی سے کمی کے بعد یہ سستا ہو گیا ہے) شامل ہیں۔

6 اطلاعات کے مطابق مالی مشکلات کا کاشت کار اخائی کیڑے مار ادویات استعمال کرنے سے قاصر رہے۔

7 یو ایس ڈی اے نے مالی سال 16ء کے لیے کپاس کی 7.2 ملین گانٹھوں کا تخمینہ لگایا ہے جبکہ ایک گانٹھ 480 پاؤنڈ کی ہے (جو کہ امریکہ میں کپاس کی پیداوار کی اطلاع دینے میں استعمال ہونے والا معیاری پیمانہ ہے)۔ فی گانٹھ کے لحاظ سے 170 کلوگرام (جو پاکستان میں استعمال ہونے والا معیاری پیمانہ ہے) کپاس کی فصل 9.2 ملین گانٹھیں بنتی ہے۔

8 پی سی جی اے کی جانب سے 15 فروری 2016ء کو جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں کپاس کی آمد 44 فیصد سال بیکر کم تھی۔

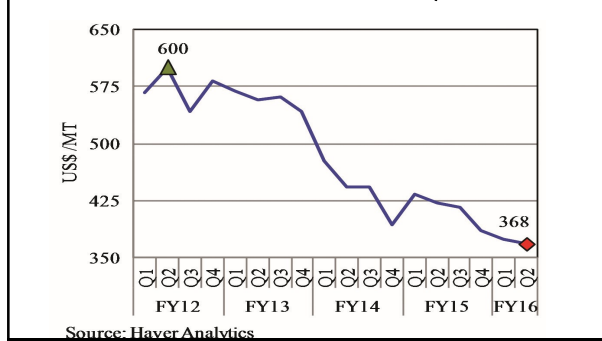
9 درآمدات پر کپاس کی کمزور فصل کے اثرات جاننے کے لیے پانچواں باب ملاحظہ فرمائیں۔

جدول 2.2: جنگ فرمون میں کپاس کی آمد
ملین کانٹین

مالی سال 16ء	مالی سال 15ء	مالی سال 14ء
9.6	14.4	13.1
9.9	14.9	13.4
9.6	14.5	13.0
9.3	14.0	12.6
	14.0	12.8

1. پی سی جی اے کپاس کی آمد
2. یکم فروری
یکم مئی
کپاس کی آمد 170 کلوگرام کی کانٹینوں میں تبدیل شدہ
اگر کانٹین کا اوسط سائز 165 کلوگرام ہے
اگر کانٹین کا اوسط سائز 160 کلوگرام ہے
کپاس کی اصل فصل
1. کانٹین کا سائز عموماً 155 سے 165 کلوگرام کے درمیان ہوتا ہے
2. لگ بھگ 97 فیصد فصل ہر سال یکم فروری تک پہنچتی ہے
ماخذ: کپاس کی آمد کی اطلاعی پی سی جی اے دیتی ہے: کپاس کی اصل فصل کے اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات سے لیے گئے ہیں

شکل 2.1: سفید بھائی چاول کی قیمت (5 فیصد ٹوٹا)



چاول

جیسا کہ مالی سال 16ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں بتایا گیا ہے، چاول کے زیر کاشت رقبے میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 4.8 فیصد کمی آئی ہے۔ اکتوبر 2015ء میں جاری کردہ ابتدائی تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے چاول کی پیداوار 6.9 ملین ٹن ہدف اور گزشتہ برس 7.0 ملین ٹن کی پیداوار کے مقابلے میں 6.6 ملین ٹن کی پست سطح پر رہے گی۔ اگرچہ ابھی تصدیق شدہ اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں تاہم ہمیں اس جائزے پر کسی بڑی نظر ثانی کی توقع نہیں۔ دراصل پنجاب اور سندھ دونوں کے رپورٹنگ مراکز نے گزشتہ برس کے مقابلے میں چاول کی پیداوار میں کمی کی تصدیق کی ہے۔^{10,11} اس موسم میں بلوچستان میں بھی چاول کی پیداوار میں کمی کا امکان ہے جس کا اہم سبب اس کے زیر کاشت رقبے میں کمی ہے۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ملکی منڈی میں چاول کی قیمت میں 17 فیصد سال بسال کمی نے کاشت

کاروں کو متاثر کیا ہے۔ قیمتوں میں کمی کا سبب ماضی میں اچھی فصل کے باعث ملکی چاول کی دستیابی کی اطمینان بخش صورت حال (جدول 2.3) اور بین الاقوامی قیمتوں کا مسلسل نرم رہنا تھا (شکل 2.1)۔¹²

گنا

حالیہ اطلاعات کے مطابق سندھ میں گنے کی پیداوار اپنی مالی سال 15ء کی پست پیداواری سطح کے مقابلے میں بڑھی ہے جبکہ پنجاب نے گزشتہ برس کی پیداواری سطح کو برقرار رکھا۔¹³ اگر خیبر پختونخوا بھی اپنی تاریخی اوسط حاصل کر لیتا ہے تو مجموعی پیداوار مالی سال 15ء کے 62.8 ملین

10. فصل کے اطلاعی مراکز نے پنجاب کے لیے 3.5 ملین ٹن اور سندھ کے لیے 2.6 ملین ٹن کی پیداوار کا تخمینہ لگایا ہے، دونوں ہی گزشتہ برس کی پیداوار کے مقابلے میں 0.1 ملین ٹن کم ہیں۔
11. گزشتہ تین برسوں کے دوران مجموعی پیداوار میں سندھ اور پنجاب کا حصہ اوسطاً 92 فیصد رہا ہے۔
12. تاہم، چاول کی مقامی قیمت کو ایران پر بین الاقوامی پائیداریوں کے خاتمے کے بعد چاول کی برآمدات میں متوقع اضافے سے کچھ تقویت حاصل ہو سکتی ہے۔
13. سندھ اور پنجاب کا ملک کی گنے کی فصل میں حصہ 90 فیصد سے زائد ہے۔

ٹن سے بآسانی تجاوز کر جائے گی لیکن 68 ملین ٹن ہدف سے کم رہے گی۔

گندم

حکومت نے 2,898 کلوگرام فی ہیکٹر یافت فرض کرتے ہوئے مالی سال 16ء کے لیے گندم کا ہدف 26 ملین ٹن مقرر کیا ہے جو مالی سال 15ء میں حاصل ہونے والی 25.5 ملین ٹن پیداوار کے مقابلے میں تھوڑا سا زیادہ ہے۔¹⁴ اس ہدف کے حصول کا انحصار خام مال (جیسے یوریا، ڈی اے پی، قرضہ اور پانی) کی مناسب دستیابی پر تھا۔ تاہم گندم کی امدادی قیمت کسی تبدیلی کے بغیر 1,300 روپے فی 40 کلوگرام کی گزشتہ برس کی سطح پر رہی۔

گندم کے آئندہ امکانات اب تک بظاہر حوصلہ افزا ہیں: زیر کاشت رقبہ ہدف سے تجاوز کر گیا ہے (جدول 2.4) اور کھاد (ڈی اے پی اور یوریا) کی

جدول 2.3: چاول - ملک میں دستیابی اور کھپت ملین ٹن		
مالی سال 14ء	مالی سال 15ء	
6.8	7.0	1- پیداوار
6.2	6.4	2- بیج، فیڈ اور زیاں کی 10 فیصد کٹوتی کے بعد
3.7	3.9	3- برآمدات
2.5	2.5	4- ملک میں دستیابی (1-2-3)
2.17	2.21	5- ملکی طلب کا تخمینہ 1
0.31	0.25	اضافی رسد کا تخمینہ (4-5)
1- تخمینہ پاکستان دفتر شاریات کے گھرانوں کے مربوط معاشی سروے 12-2011ء سے لی گئی 0.97 کلوگرام فی کس ماباد کھپت پر مبنی ہے۔		

جدول 2.4: گندم کی فصل کا زیر کاشت رقبہ ہزار ہیکٹر			
مالی سال 14ء	مالی سال 15ء	ہدف	مالی سال 16ء اصل
6,778	6,910	6,677	6,937
1,122	1,107	1,150	1,155
740	778	746	756
399	385	400	333
9,038	9,179	8,973	9,181
ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق			

قیمتیں نہ صرف نرم رہی ہیں بلکہ اس کے استعمال میں بھی مضبوط اضافہ ہوا ہے۔^{15,16} مزید برآں، موسمی حالات سازگار رہے: اکتوبر میں بارش سے بارانی فصل والے علاقوں میں بروقت بوائی یقینی بنانے میں مدد ملی؛ جنوری کے دوسرے نصف حصے میں خوب بارشیں ہوئیں اور درجہ حرارت کم ہوا جو فصل کی نشوونما کے لیے خوش آئند ہے (جدول 2.5)۔¹⁷ مزید برآں، پانی کی دستیابی مناسب رہی اور قرضے کی تقسیم میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔¹⁸

اگرچہ گندم کی ممکنہ اچھی فصل سے شدید متاثر ہونے والی کپاس کی فصل کے نقصانات کی جزوی تلافی ہو جائے گی لیکن اس سے کچھ اہم پالیسی مشکلات بھی پیدا ہوں گی۔ مثلاً، ملک میں گندم کے ذخائر پہلے ہی چار برسوں کی بلند ترین سطح 7.4 ملین ٹن تک پہنچ چکے ہیں جس نے موجودہ ذخائر

14 پاکستان میں زیادہ سے زیادہ حاصل شدہ تاریخی یافت 2010-11ء میں 2,833 کلوگرام فی ہیکٹر تھی۔

15 حساس نرخ اشاریہ سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا فروری مالی سال 16ء کے دوران ڈی اے پی کی ایک بوری کی قیمت میں 13 فیصد کمی ہوئی جبکہ اسی مدت کے دوران یوریا کی بوری قیمت مستحکم رہی۔

16 ربیع کے موسم میں ڈی اے پی کے استعمال میں 26.4 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا جبکہ یوریا کے استعمال میں 8 فیصد کمی ہوئی۔

17 ماخذ: پاکستان کا مواصلاتی سیارے پر مبنی فصل کی نگرانی کا نظام، دسمبر 2015ء، سپارکو۔

18 مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں 23.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 37.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔

جدول 2.5: خام مال کی صورت حال (اکتوبر تا دسمبر)

مالی سال 14ء	مالی سال 15ء	مالی سال 16ء
1,702	1,530	1,659
876	954	1,206
20.6	22.1	20.9
29.1	41.6	38.9
88.5	121.4	149.9

کھاد کا استعمال (000 میٹرک ٹن)

یوریا

ڈی اے پی

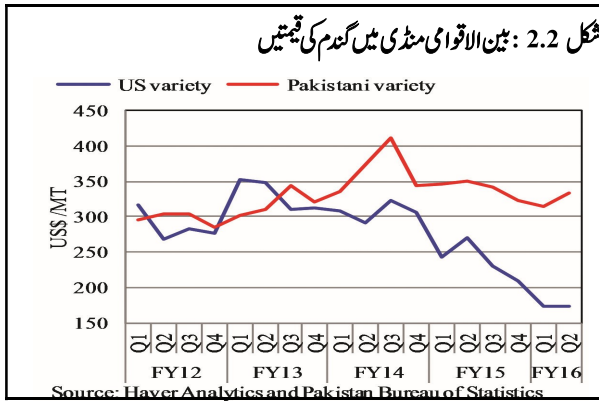
آب پاشی کا پانی (ایم اے ایف)

کیڑے مار دواؤں کی درآمد (ملین ڈالر)

زرعی قرضہ (ارب روپے)

ماخذ: کھاد کے لیے این ایف ڈی سی، پانی کی دستیابی کے لیے سپارکو، درآمد کے لیے پاکستان دفتر شرایات، قرضے کے لیے بینک دولت پاکستان

میں کمی کیے بغیر کاشت کاروں سے بھاری مقدار میں خریداری کی حکومتی صلاحیت کو محدود کر دیا ہے۔ پالیسی کی مشکلات اس وقت زیادہ پیچیدہ ہو جاتی ہیں جب گندم کی بین الاقوامی قیمتیں مسلسل مقامی قیمتوں سے کم رہیں کیونکہ اس کی وجہ سے حکومت کی جانب سے زر اعانت دینے کے باوجود اس کی برآمدات ناقابل عمل ہو جاتی ہیں؛¹⁹ وافر رسد کی بدولت آگے چل کر بھی گندم کی عالمی قیمتوں کے نیچے سطح پر رہنے کا امکان ہے (شکل 2.2)۔²⁰



2.3 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی مجموعی نمومالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں بہتری کے بعد 3.9 فیصد ہو گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.7 فیصد تھی (جدول 2.6)۔ زیادہ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ چینی کی پیداوار میں کمی اور جولائی 2015ء سے پاکستان اسٹیل مل کی بندش جیسی رکاوٹوں کے

باوجود یہ نموسیع الہنیا دھتی۔^{21,22} چینی اور پاکستان اسٹیل مل کے علاوہ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں 4.7 فیصد نمو ہوئی جو مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں صرف 2.2 فیصد رہی تھی۔

اجناس کی عالمی قیمتوں میں مزید کمی سے پاکستان میں کئی صنعتوں (غذا، گاڑیوں اور کیمیکل) کو فائدہ پہنچا جبکہ متعدد پالیسی اقدامات سے بھی اشیاء سازی کے شعبے کو کارکردگی بہتر بنانے میں مدد ملی (جدول 2.7)۔ مثلاً، (i) سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے استعمال میں اضافے (مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے 269.4 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں 378.0

¹⁹ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران گندم کی برآمدات تقریباً نہ ہونے کے برابر تھیں۔

²⁰ اس سال گندم کے عالمی ذخائر 24 ملین ٹن اضافے کے ساتھ 233 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے (ماخذ: گندم، عالمی منڈیاں و تجارت پر یو ایس ڈی اے کی رپورٹ، فروری 2016ء)۔

²¹ مالی سال 16ء میں گزشتہ برس کے مقابلے میں گنے کی فصل کی اچھی کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ آگے چل کر چینی کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔

²² مالی سال 15ء میں اعلان کردہ بیل آؤٹ پیکیج سے پاکستان اسٹیل مل کو اپنی پیداوار میں 117.3 فیصد اضافے کا موقع ملا۔ تاہم، مالی سال 15ء میں پیداواری گنجائش کا صرف 13.4 فیصد بروئے کار لایا گیا۔ حکومت کی جانب سے متعدد بیل آؤٹ پیکیجز کے باوجود پاکستان اسٹیل مل گزشتہ چند برسوں سے پائیدار بنیادوں پر آپریٹ کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے، جولائی 2015ء میں اس کی پیداوار کو اس وقت مکمل طور پر بند کر دیا گیا تھا جب سوئی سدرن گیس کیٹن لمیٹڈ (ایس ایس جی سی) نے پٹیلی بلوں کی عدم ادائیگی پر اسے گیس کی فراہمی معطل کر دی تھی۔

جدول 2.6: بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں سال بھر (جولائی تا دسمبر) فیصد				
وزن	شرح نمو	نمو میں حصہ		
	میں 15ء	میں 16ء	میں 15ء	میں 16ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	70.3	2.7	3.9	
ٹیکسٹائل	21.0	1.2	1.0	8.0
سوتی دھاگہ	13.0	1.4	1.8	10.8
سوتی لمبوسات	7.2	0.0	0.7	0.1
غذا	12.4	-1.9	0.1	-12.9
چینی	3.5	-17.5	-14.2	-5.8
نیپاتی کھی	1.1	1.5	4.4	0.8
خور دنی تیل	2.2	-0.5	8.9	-0.7
میٹھے مشروبات	0.9	15.8	6.4	14.4
پٹرولیم مصنوعات	5.5	5.3	6.8	12.6
فولاد	5.4	31.0	-8.6	34.7
نچی	4.4	27.5	8.2	1.2
پاکستان اسٹیل ملز	1.0	6.1	-100	0.1
غیر دھاتی معدنیات	5.4	4.2	6.7	16.1
سینٹ	5.3	4.4	6.7	16.9
گاڑیاں	4.6	13.6	32.3	24.3
جینیں اور کاریں	2.8	18.5	47.2	15.3
کھاد	4.4	-1.6	15.0	-3.6
دوا سازی	3.6	4.8	6.8	14.4
کاند	2.3	-2.8	-14.1	-4.5
کیکیز	1.7	6.2	11.8	5.4
کاسک سوڈا	0.4	-1.4	26.1	-0.2
رنگ و روغن	0.4	21.0	18.7	1.9
چرمی مصنوعات	0.9	16.6	1.2	10.7
ماسو اچینی	66.8	3.3	4.4	
ماسو پاکستان اسٹیل ملز	64.9	1.9	4.3	
ماسو اچینی اور پاکستان اسٹیل ملز	61.4	2.2	4.7	

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

روپے تک پہنچ گیا) سے تعمیرات اور اس سے منسلک صنعتوں کو تقویت ملی (ii) دسمبر 2015ء میں مختتم (marginal) قرض گاری پر بہ وزن اوسط شرح قرض گاری کم ہو کر 7.3 فیصد تک پہنچ گئی جو دسمبر 2005ء سے اس کی پست ترین سطح ہے (iii) پاکستانی روپیہ قدرے مستحکم رہا (iv) پنجاب حکومت نے اپنا روزگار اسکیم متعارف کرائی جس کے تحت دسمبر 2014ء تا فروری 2016ء کے دوران بیر وزگار نو جوانوں کو نرم شرائط پر 50,000 گاڑیاں فراہم کرنا تھیں²³ اور (v) گیس کی بہتر دستیابی سے سینٹ اور کھاد کی تیاری میں سہولت ملی۔

ہمیں توقع ہے کہ آگے چل کر کچل کاری کے مرحلے کی تکمیل سے چینی کے شعبے میں کچھ بحالی آئے گی۔ علاوہ ازیں، چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبے کے تحت اعلان کردہ منصوبوں پر عملدرآمد کی رفتار میں تیزی سے تعمیرات اور منسلک صنعتوں کو مزید فائدہ پہنچے گا۔ بجلی کی قیمتوں میں 3.0 روپے فی یونٹ کی حالیہ کٹوتی سے مجموعی طور پر اشیا سازی کا شعبہ مستفید ہوگا، جس سے اس کی قیمت یک ہندی ہو جائے گی۔ آخر میں امن و امان کی بہتر صورت حال سے بھی سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھانے میں مدد ملے گی۔²⁴

²³ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کی طرح مالی سال 15ء کی اسی مدت میں پنجاب حکومت کی جانب سے دسمبر 2014ء میں شروع کردہ اپنا روزگار اسکیم فی کمال اثر شامل نہیں تھا۔ اسکیم کے تحت صوبائی حکومت نے منڈی کے مقابلے میں 70,000 روپے رعایتی قیمت اور قسطوں پر بیر وزگار نو جوانوں کو گاڑیاں فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان قرضوں پر مارک اپ حکومت ادا کرے گی۔

²⁴ اوریجن انویسٹرز جیمز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (اوائی سی آئی) کا کاروباری اعتماد کے متعلق 11 واں سروے پبلک ہی گڈ شے چھ مہینوں کے دوران خاصی بہتری ظاہر کر رہا ہے۔

شعبہ جاتی کارکردگی

تعمیرات سے منسلک صنعتوں کی

جدول 2.7: اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں				
اجناس	ڈالر *	تین ماہ	چھ ماہ	تبدیلی کا عرصہ (فیصد)
خام تیل	37	-18.7	-34.9	-30.5
ڈبلیو آئی (ہیرل)	37.3	-22.5	-38.2	-35
برینٹ (ہیرل)	31	-32.2	-48.9	-43.3
عربین لائٹ (ہیرل)	49.3	-1	-16	-22.5
کونڈ (میٹرک ٹن)	240	-12.7	-23.8	-36
یوریا (میٹرک ٹن)	1,061	-6.8	-9.2	-10.2
سونا (اونس)	63	5.5	-6.1	-3.3
کپاس (پونڈ)	214	-8.4	-19.3	-24.6
تانبہ (میٹرک ٹن)	391	-6.5	-17.7	-35.4
فولاد (پونڈ)	418	0	-9.7	-18.1
ڈی اے پی (میٹرک ٹن)	114	-7.7	-25.3	-25.3
ریڑ (کلوگرام)	42	-19.7	-21.4	-38.4
لوہا (میٹرک ٹن)				

* 31 دسمبر 2015 تک
ماخذ: بلومبرگ

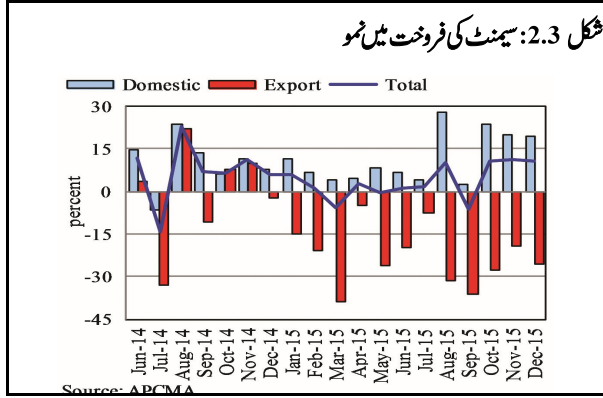
بہتر کارکردگی
تعمیرات سے متعلق مصنوعات (سیمنٹ، فولاد، رنگ و روغن اور وارنش) کی طلب میں مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیزی دیکھی گئی، جس کا اہم سبب حکومت کے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے تحت منصوبہ جات اور حال ہی میں شروع ہونے والی نجی شعبے کی مکاناتی اسکیموں پر ہونے والا ترقیاتی کام ہے۔ اس بلند طلب سے زیادہ فائدہ سیمنٹ اور کیمیکل کی صنعتوں کو پہنچا لیکن فولاد کی صنعت تعمیراتی سرگرمیوں کی تیزی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھاسکی (دیکھیے فولاد پر خاص مضمون)۔

سیمنٹ

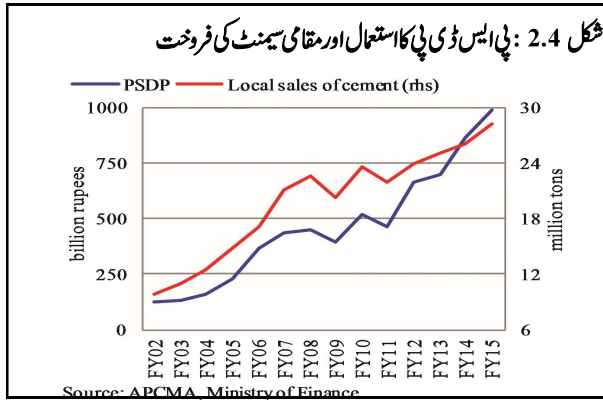
سیمنٹ سازوں کو کونسل کی عالمی قیمت میں مسلسل کمی سے مزید فائدہ پہنچا کیونکہ بنیادی توانائی کے حامل اس خام مال کا پیداواری لاگت میں حصہ ایک تہائی ہوتا ہے۔ خصوصاً، دسمبر 2015ء میں جنوبی افریقہ کے کونسل کی قیمتوں میں 24.4 فیصد (سال بسال بنیادوں پر) کی واقع ہوئی جو عالمی معیشت کی سست رفتاری کے ساتھ ساتھ کونسل پر مبنی بجلی کی پیداوار پر انحصار میں کمی کی عکاس ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے مطابق کونسل درآمد کرنے کی مال برداری لاگت بھی کم ہو گئی ہے۔ سیمنٹ کی مقامی صنعت کو مزید فوائد اس وقت حاصل ہوئے جب اسٹیٹ بینک اپنے پالیسی ریٹ میں کمی کرتے ہوئے اسے تاریخی طور پر پست ترین سطح پر لے آیا۔ تاہم، سیمنٹ سازوں نے یہ فوائد صارفین کو منتقل نہیں کیے کیونکہ سیمنٹ کی خرد قیمت میں دسمبر 2015ء کے دوران صرف ایک فیصد (سال بسال) کمی دیکھنے میں آئی تھی۔²⁵

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، سیمنٹ کی صنعت کو بھی تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی کا فائدہ پہنچا۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کی ملکی فروخت میں 16.3 فیصد کی متاثر کن سال بسال نمو ہوئی جو مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں 9.1 فیصد تھی۔ دوسری جانب مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں سال بسال بنیادوں پر 25.7 فیصد کمی ہوئی (شکل 2.3)۔ خصوصاً، جنوبی افریقہ کو برآمدات ایٹمی ڈمپنگ ڈیوٹی کے نفاذ اور ریٹ کی قدر میں کمی سے متاثر ہوئیں جبکہ افغانستان کو برآمدات ترقیاتی اخراجات میں سست نمو اور

²⁵ 50 کلوگرام سیمنٹ کی اوسط قیمت دسمبر 2014ء کے 518.2 روپے سے گزردسمبر 2015ء میں 513.4 روپے پر آ گئی۔



ستے ایرانی سیمنٹ سے سخت مسابقت کے باعث کم ہو گئیں۔²⁶ اس سے قطع نظر، ملکی فروخت میں معقول اضافے نے برآمدی حجم کے نقصان کی مکمل تلافی کر دی۔ اصل میں مضبوط ملکی طلب اور مارجن میں²⁷ بہتری سے کارخانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ اپنی پیداواری گنجائش کو مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے 77 فیصد سے بڑھا کر مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں 80 فیصد تک لے جائیں۔²⁸



یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) اور چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پی ای سی) کے منصوبوں سے متوقع طلب (شکل 2.4) اور سرکاری و نجی شعبے میں جاری مکانات کی اسکیموں کے باعث سیمنٹ کی صنعت آئندہ دو سے تین برسوں کے دوران اپنی پیداواری گنجائش کو تقریباً 46 ملین ٹن کی موجودہ سطح سے بڑھا کر تقریباً 53 ملین ٹن تک لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔²⁹

کیمیکلز

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران کیمیکل کی صنعت نے غیر معمولی طور پر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: (i) تعمیرات کی صنعت میں تیزی اور گاڑیوں کی بلند پیداوار کے سبب رنگ و روغن اور وارنش کے شعبوں میں صحت مند نمو؛ اور (ii) جون 2015ء سے کاسٹک سوڈا بنانے والے ایک بڑے کارخانے کی جانب سے کیمیکل کی پیداوار کا آغاز۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران کیمیکل کی پیداوار میں مجموعی طور پر سال بسال نمو دگنے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 11.8 فیصد تک پہنچ گئی جو مالی سال 15ء کی اسی مدت میں 6.2 فیصد تھی۔

²⁶ افغانستان اور جنوبی افریقہ دو اہم منڈیاں ہیں جن کا پاکستان کے سیمنٹ کی مجموعی برآمدات میں حصہ تقریباً 80 فیصد بنتا ہے۔

²⁷ خام منافع کے مارجن میں تقریباً 30 فیصد اضافہ ہوا جس کی عکاسی پاکستان اسٹاک ایکس چینج پر فہرست شدہ سیمنٹ کی 13 کمپنیوں سے ہوتی ہے۔

²⁸ ماخذ: آل پاکستان سیمنٹ میٹوئیکچررز ایسوسی ایشن (اے پی سی ایم اے)۔

²⁹ چیراٹ، الیک، لکی اور ڈی جی خان سیمنٹ نے اپنی سالانہ پیداواری گنجائش کو بالترتیب 1.3 ملین ٹن، 1.1 ملین ٹن، 2.6 ملین ٹن اور 2.7 ملین ٹن تک لے جانے کے منصوبوں کا باضابطہ طور پر اعلان کیا ہے۔

فولاد

تعمیراتی سرگرمی میں تیزی سے بھی لوہے اور فولاد کی مصنوعات کی خاصی طلب پیدا ہوئی۔³⁰ تاہم، مقامی صنعت طلب میں اس اضافے سے مکمل طور پر فائدہ نہیں اٹھا سکی کیونکہ لوہے اور فولاد کی پیداوار میں مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران 8.6 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ مالی سال 15ء کی اسی مدت کے دوران 31.0 فیصد کمی قابل ذکر ہوئی تھی۔

چین اور یوکرین سے سستی درآمدات کی دستیابی سے مقامی منڈیوں میں نجی پیدا کنندگان کو نقصان پہنچا۔ خاص طور پر مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی منڈی میں گرتی ہوئی قیمتوں کے سبب لوہے اور فولاد کی درآمد میں 20.1 فیصد سال بسال اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ 42 فیصد بڑھی تھیں۔³¹ مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران لوہے اور فولاد کے اسکرپ کی درآمد میں تقریباً 50 فیصد سال بسال اضافہ ہوا تھا لیکن مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں صرف 2.7 فیصد کمی ورنہ ہوئی۔ اس لیے مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی اشیا سازوں کی لوہے اور فولاد کی پیداوار کم ہو کر 8.2 فیصد ہو گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 27.5 فیصد تھی۔ لوہے اور فولاد کی مجموعی پیداوار پر دباؤ اس وقت بڑھ گیا جب مسلسل مالی پریشانیوں نے جولائی 2015ء میں پاکستان اسٹیل مل کو اپنی پیداوار بند کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

مثبت پیش رفت یہ ہے کہ ہمیں توقع ہے کہ آگے چل کر اس میں کچھ بحالی آئے گی کیونکہ حکومت نے حال ہی میں چین اور یوکرین سے کولڈ رولڈ کوائلز اور چادروں کی درآمد پر چار مہینوں کے لیے اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی عائد کر دی ہے۔³² تاہم پاکستان اسٹیل مل کی بندش کے باعث نجی پیدا کنندگان کی کارکردگی کے فوائد زائل ہوتے رہیں گے۔

تعمیراتی سرگرمیوں کے مسلسل بڑھنے کی وجہ سے لوہے اور فولاد کی طلب میں اضافہ ہوتا رہے گا، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ درآمدی مصنوعات پر ملکی انحصار میں کمی کی جائے۔ پاکستان میں بیشتر کارخانوں کا حجم چھوٹا ہے جس کی وجہ سے ان میں کفایت حجم کے فوائد کا فقدان پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پیداوار میں استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی بیشتر مقامات پر فرسودہ ہے اور اس میں توانائی ضائع ہوتی ہے۔ ملک میں سب سے بڑی پیداواری گنجائش رکھنے والی پاکستان اسٹیل مل متروک ٹیکنالوجی استعمال کر رہی ہے اور انتظامی و مالی مسائل کی وجہ سے اسے خود انحصاری میسر نہیں۔ اس کے نتیجے میں ملکی لوہے اور فولاد کی مصنوعات ایسے ممالک کی سستی درآمدات سے مسابقت کی جدوجہد کر رہی ہیں جہاں کے اشیا ساز بڑے پیمانے کے فوائد سے استفادے کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی بھی استعمال کر رہے ہیں۔ بے ربط پالیسیوں اور درآمدات میں بے ضابطگیوں پر مؤثر کنٹرول نہ ہونے سے اشیا سازوں کو درپیش مشکلات میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے (فولاد پر خاص مضمون)۔

³⁰ عالمی معیارات کے مطابق انفراسٹرکچر منصوبوں میں استعمال ہونے والے ہر پانچ ٹن سیمنٹ کے لیے ایک ٹن فولاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.1 ملین ٹن سیمنٹ کی ملکی فروخت سے اس مدت کے دوران 0.427 ملین ٹن فولاد کی اضافی طلب پیدا ہوئی تھی۔

³¹ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیار شدہ فولاد کی درآمدی اکائی قدر میں 13 فیصد کمی ہوئی۔

³² جنوری 2016ء میں عائد کی جانے والی یہ درآمدی ڈیولیاں 8.3 تا 19.0 فیصد کی حد میں ہیں۔

گذاڑیوں کے شعبے میں مضبوط نمونہ بوتی					
جدول 2.8: گاڑیوں کی فروخت، اجزا اور (اکائیاں)					
زمرہ	مئی 15ء	مئی 16ء	شش 1-مئی 15ء کی نسبت	شش 1-مئی 16ء میں نمو	دہی
کاریں	27,630	31,097	44,372	45,452	مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران
ٹرک	830	799	1,039	1,155	گاڑیوں کے شعبے میں 32.3 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ
بیس	126	129	192	259	برس کی اسی مدت میں 13.6 فیصد تھی۔ گاڑی
پک اپ	3,983	4,145	10,198	11,276	سازوں کو فولاد کی عالمی قیمتوں، مستحکم شرح مبادلہ
کل	32,569	36,170	55,801	58,142	اور قرضوں کی پست لاگت سے فائدہ پہنچا۔ ³³
ماخذ: پاناما					

اس کے ساتھ ساتھ ان وجوہات کی بنا پر فروخت کا حجم بلند سطح پر رہا: (i) پنجاب حکومت کی جانب سے شروع کردہ رعایتی اپنا روزگار اسکیم کا تسلسل (ii) گذشتہ برس نئے ماڈلز متعارف کرانے کے ساتھ مسافر کاروں کی طلب کا برقرار رہنا اور (iii) کمرشل بینکوں کی گاڑیوں کے قرضے دینے میں دوبارہ دلچسپی (جدول 2.8)۔³⁴ گاڑیوں کی بلند طلب سے گاڑی سازوں کو موقع ملا کہ وہ مکمل ساختہ یونٹ/الگ الگ پرزوں کی درآمد پر عائد اضافی ڈیوٹی صارفین کو منتقل کر دیں۔ مسافر کاروں کے علاوہ موٹر سائیکل اور رکشوں کی طلب نے بھی گاڑیوں کی بلند پیداوار میں اپنا حصہ ڈالا تھا۔

اگرچہ فروری 2016ء میں اپنا روزگار اسکیم کی متوقع تکمیل کے بعد گاڑیوں کی فروخت میں کمی آسکتی ہے لیکن گاڑیوں کے قرضوں کی دستیابی میں بہتری اور متوقع انفراسٹرکچر منصوبوں کی شروعات کے بعد کمرشل گاڑیوں (خصوصاً ٹرکوں) کی طلب میں ممکنہ اضافے سے مجموعی طلب کو فائدہ پہنچے گا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ گاڑیوں کی صنعت آٹو پالیسی کا انتظار کر رہی ہے۔³⁵ اس پالیسی سے گاڑیوں سے متعلق اہم مسائل واضح ہو جائیں گے (جن میں منصفانہ مسابقت، حفاظتی معیارات کا نفاذ، نئی اور استعمال شدہ کاروں کی درآمد شامل ہیں) اور توقع ہے کہ جنوبی کوریا اور یورپ سے نئی ممکنہ کمپنیوں کے داخلے کی راہ ہموار ہو سکے گی۔

بعض دشواریوں کے باوجود کھاد کے شعبے کی کارکردگی متاثر کن رہی یورپا کی بین الاقوامی قیمتوں میں مسلسل کمی کے باعث کھاد کے شعبے کو بحیثیت مجموعی مشکلات کا سامنا رہا۔ وافر رسد کے باعث یورپا کی عالمی قیمتوں میں کمی کاربحال رہا ہے اور مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل و گیس کی کم قیمتوں اور طلب کی کمزورتوقعات کے باعث ان میں مزید کمی آگئی۔³⁶ درآمدی قیمتوں میں کمی نے اس شعبے میں گیس کی قیمتوں میں ہونے والے اضافے کو صارفین کو منتقل کرنے کی صلاحیت کو محدود کر دیا۔³⁷ اس لیے کھاد کے شعبے کو گیس کی قیمتوں میں ہونے والے بیشتر اضافے کو جذب کرنا پڑا۔

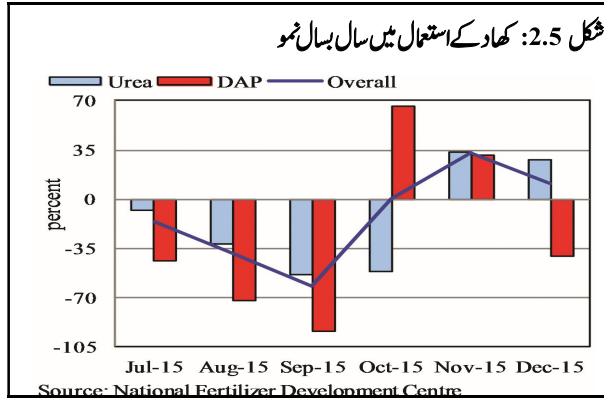
³³ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران فولاد کی بین الاقوامی قیمتوں میں مزید 17.7 فیصد سے زائد کمی ہوئی جبکہ مالی سال 16ء کے دوران قرض گیری کی لاگت (بوزن اوسط شرح قرض گاری) میں مزید 96 پی پی ایس کی واقع ہوئی۔

³⁴ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں نے کارمالکاری کی مدت میں 13.3 ارب روپے کے قرضے دیے جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 17.4 ارب روپے قرض دیے گئے تھے۔

³⁵ آٹو پالیسی سے 2013ء میں جاری ہونا تھا، وہ ابھی تک زیر جائزہ ہے۔

³⁶ یوکرین کی پیدا کردہ یورپا کی اوسط قیمت ستمبر 2011ء کے 504 ڈالر فی میٹرک ٹن سے گر کر جنوری 2016ء میں 214 ڈالر پر آگئی (ماخذ: ہیوراٹینا لیکس)۔

³⁷ یکم ستمبر 2015ء سے یورپا سازوں نے فیڈ اور ایندھن کے ذخائر کی قیمتوں میں بالترتیب 63 فیصد اور 23 فیصد اضافے کے بعد یورپا کی قیمت میں 160 روپے فی یورپی اضافہ کر دیا تھا۔



اس سے قطع نظر مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران کھاد کے کارخانوں کو گیس کی دستیابی میں بہتری کے نتیجے میں اس کی پیداوار میں 15.0 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 1.6 فیصد کا اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔³⁸

مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کھاد کے استعمال کو سست رکھنے والے دو اہم عوامل میں ستمبر 2015ء کے اوائل میں یوریا اور ڈی اے پی

کی قیمتوں میں اضافہ اور یہ حقیقت شامل ہیں کہ کاشت کار 2015-16ء کے وفاقی بجٹ میں کھاد پر اعلان کردہ زراعت کے نوٹیفکیشن کا انتظار کر رہے تھے۔ مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کسان پکیج پر عملدرآمد اور ملکی کمپنیوں کی جانب سے دی گئی رعایتوں (گیس کی قیمتوں میں اضافے کو جذب کر کے) سے کھاد کے استعمال کی بحالی میں مدد ملی (شکل 2.5)۔³⁹

غذائی شعبے کو معیشت میں بہتری اور اجناس کی پست قیمتوں سے فائدہ پہنچا مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذائی شعبے کی مجموعی پیداوار کم رہی جس کا اہم سبب چینی کی پیداوار میں کمی تھی۔ دوسری جانب تیل و گھی کے شعبوں میں بحالی ہوئی؛ پام آئل کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کے باعث کارخانوں نے تیل و گھی کی بڑھی ہوئی مقامی طلب کو پورا کرنے کے لیے گزشتہ برس درآمد کیے گئے پام آئل کے ذخائر کو استعمال کیا۔ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران خوردنی تیل میں 8.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کی پیداوار میں 0.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔

چینی

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کی پیداوار میں 14.2 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران 17.5 فیصد کمی آئی تھی۔ گنے کی کچل کاری شروع ہو چکی ہے اور ہمیں توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں چینی کی پیداوار کی رفتار میں تیزی آئے گی۔ امکان ہے کہ مالی سال 16ء کے لیے چینی کی مجموعی پیداوار گزشتہ برس کی سطح سے بڑھ جائے گی جس کا اہم سبب گنے کی بہتر فصل ہے۔⁴⁰

ٹیکسٹائل کی پست نمو میں ملکی و بیرونی دونوں عوامل نے کردار ادا کیا

مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے سب سے بڑے ذیلی شعبے ٹیکسٹائل کی کارکردگی کمزور رہی جس میں

³⁸ مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کھاد کے شعبے کو 200-1150 ایم ایم سی ایف ڈی اضافی گیس موصول ہوئی تھی۔

³⁹ حکومت نے 15 اکتوبر 2015ء کو زراعت کا نوٹی فکیشن جاری کر دیا تھا۔

⁴⁰ گنے کی فصل بہتری کے بعد مالی سال 15ء کے 62.8 ملین ٹن سے بڑھ کر رواں موسم میں 65.4 ملین ٹن ہو گئی۔

متعدد عوامل نے کردار ادا کیا: (i) عالمی اقتصادی سست روی کے پیش نظر درآمدی شراکت داروں کی طلب میں کمی (یورپی یونین اور چین)، (ii) پیدا کنندگان میں اپنی مصنوعات کو صارفین کی بدلتی ہوئی ترجیحات سے ہم آہنگ کرنے کی صلاحیت کا فقدان؛ اور (iii) ملک میں جاری توانائی کی قلت۔ اس کے نتیجے میں یہ شعبہ یورپی یونین میں جی ایس پی پلس کی حیثیت ملنے، کپاس اور توانائی کی قیمتوں میں کمی اور قرض لینے کی پست لاگت کے مکمل فوائد سے استفادہ کرنے سے قاصر رہا۔

بھارت، چین اور بنگلہ دیش کی جانب سے زیادہ مستعد اسپنڈلز کی تنصیب کے بعد اب ہمارے ٹیکسٹائل کے شعبے کے لیے بین الاقوامی سطح پر مسابقت کرنا ممکن نہیں رہا۔ اپنے حریفوں سے مقابلے کے لیے پاکستان میں ٹیکسٹائل کی صنعت کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہیلنسنگ، جدت طرازی اور بدل کاری کی ٹیکنالوجی میں بھاری سرمایہ کاری کریں۔ وسیع تناظر میں کہا جاسکتا ہے کہ ٹیکسٹائل کی صنعت کو قدر اضافی کی حامل اشیا پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

2.4 خدمات کا شعبہ

اگرچہ پورے سال کے لیے خدمات کے شعبے کی کارکردگی کا ٹھوس تجزیہ کرنا قبل از وقت ہوگا لیکن بیشتر اظہار یہ مثبت رجحانات کے عکاس ہیں (جدول 2.9)۔ خاص طور پر سال کی پہلی ششماہی کے دوران ٹرانسپورٹ اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں نے اچھی کارکردگی دکھائی ہے۔

پنجاب حکومت کی جانب سے شروع کردہ اپنا روڈ کار اسکیم اور ملک کی مجموعی کمرشل سرگرمیوں میں اضافے کے باعث مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمرشل گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ٹرانسپورٹ کے شعبے کی کارکردگی کے متعلق پرامید رہنے کی کئی وجوہات ہیں: (i) پیٹرول کی فروخت میں تیزی سے اضافہ، (ii) ملکی بندرگاہوں پر کارگو کی مینڈلنگ میں اضافہ، اور سب سے اہم (iii) پاکستان ریلویز اور پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے نقصانات میں بھاری کمی۔ تیل کی کم قیمتوں اور مستحکم شرح مبادلہ نے بلاشبہ سرکاری شعبے کے ان اداروں کی مالی صحت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔⁴¹ مال برداری کے ساتھ ساتھ مسافر ٹرانسپورٹ کے حجم میں اضافے سے بھی پاکستان ریلویز کو فائدہ پہنچا ہے۔

ٹیلی مواصلات کے شعبے میں ملک بھر میں تھری جی/فور جی براڈ بینڈ خدمات کے استعمال میں اضافے کو بالادستی حاصل رہی۔ موبائل ڈیٹا کی آمدنی کے باعث بیشتر ٹیلی کام فرموں کی مالی صحت میں بہتری آئی ہے۔⁴² موبائل فون کمپنیوں نے ملک میں انٹرنیٹ بینکاری خدمات کی سرایت بڑھانے کے لیے بڑے کمرشل بینکوں کے ساتھ شراکت داریاں بھی قائم کی ہیں۔ یہ فرمیں پاکستان میں رقوم کی منتقلی کی خدمات کی فراہمی میں بھی سرگرمی سے شرکت کر رہی ہیں۔ اس طرح پاکستان کا ٹیلی کام شعبہ اب ملک کے نظام ادائیگی کے انفراسٹرکچر کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے اور ملک میں معاشرے کے پسماندہ بینکاری سہولتوں سے محروم طبقات کے لیے مالی شمولیت کو بڑھانے کے وسیع تر مقصد میں بھی اپنا حصہ ڈال رہا ہے۔

41 پی آئی اے کے مالی گوشوارے 30 ستمبر 2015ء کو ختم ہونے والی سرمایہ کے لیے 5.7 ارب روپے کا بعد از ٹیکس نقصان ظاہر کر رہے ہیں، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 10.8 ارب روپے تھا۔

42 مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران موبائل لنک اور ٹیلی نار نے گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اوسط آمدنی فی صارف (آے آئی یو) میں اضافہ ظاہر کیا ہے۔ موبائل لنک کی موبائل ڈیٹا سے آمدنی مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی کے 2.7 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی میں 4.8 ارب روپے تک پہنچ گئی ہے۔

جدول 2.9: شعبہ خدمات کے اظہارِ پے		
مئی 15ء		مئی 16ء
18.3	23.2	18.5
قرضے کا استعمال (بہاؤ) ارب روپے	22.21	24.15
درآمدات (ارب ڈالر)	3.9	2.7
بڑے پیمانے کی اشیا سازی (سال بھال نمونہ)	9,293.6	9,002.9
پٹرولیم کی فروخت (000 میٹرک ٹن) 1	13.4	10.3
ٹرانسپورٹ، نقل و حمل اور مواصلات	5,137.5	4,320.7
قرضے کا استعمال (بہاؤ) ارب روپے	43,915	17,920
شعبہ ٹرانسپورٹ کو پٹرولیم کی فروخت (000 میٹرک ٹن) 2	43,635	16,699
کمرشل گاڑیوں کی پیداوار (تعداد)	38,468	13,012
کمرشل گاڑیوں کی فروخت (تعداد)	24.5	21.7
جس میں: بولان اور راوی	26.3	11.4
کارگو نقل و حمل (ملین ٹن)	-1.30	-4.32
براؤنڈ استعمال کنندگان (ملین تعداد)	3.1	2.2
پی ٹی سی ایل مجموعی نفع (ارب روپے)	2.5	24.3
مالیات اور بیمہ	25.8	89
اثاثوں پر منافع (فیصد)	100	7.4
ایکویٹی پر منافع (فیصد)	1,312	1,260
منافع بعد از ٹیکس (ارب روپے)		
مرکزی حکومت کی خدمات		
عمومی حکومت اور دفاع پر اخراجات (ارب روپے) 3		

مالی سال 15ء کے دوران 4.3 فیصد کے سالانہ ہدف کے مقابلے میں عمومی حکومتی خدمات میں 9.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس سال بھی ہمیں یقین ہے کہ ملک میں جاری فوجی آپریشن اور عارضی بے گھر افراد کی ان کے علاقوں میں متوقع آباد کاری کے باعث اس ذیلی شعبے میں اچھی نمو ہوگی۔

تھوک و خردہ تجارت کو ان عوامل سے فائدہ پہنچنے کی امید ہے: (i) مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں گزشتہ برس کی نسبت زیادہ نمو؛ (ii) درآمدی مقدار میں مسلسل اضافے (خصوصاً غیر تیل) کے ساتھ ساتھ ملکی طلب میں تیزی کے باعث امکان ہے کہ تجارتی مارجن مستحکم رہیں گے اور (iii) مضبوط یافتوں کی بدولت گندم کی بھرپور فصل کی توقعات۔ امکان ہے کہ ان عوامل سے خریف کی خراب فصلوں سے ہونے والے نقصانات کی جزوی تلافی ہو سکے گی۔

43 مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمرشل بینکوں کے منافع میں 11.7 فیصد سال بھال اضافہ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 15ء کی پہلی ششماہی میں 59.5 فیصد کی بلند نمو ہوئی تھی۔